☆میڈیا اور ٹی وی چینل☆

بسلسلہ جوابات سوالنامہ جاری کردہ ''ادارہ المباحث الفقھیہ'' جمعیت علماء ھند بابت ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کا دینی مقاصد کا استعمال

از: حضرت مولانا شبیر احمد قاسمی مدرسہ شاہی مرادآباد

واضح رہے کہ اٹھواں فقہی اجتماع ھند کے سوالنامہ کی عبارت سہ ماہی المباحث الاسلامیہ کے سابقہ شمارہ (۳) کی رئیس التحریر کے اداریہ میں موجود ہے۔ قارئین کرام اپنے مطالعہ میں تسلسل قائم رکھنے کے لئے پہلے گزشتہ شمارہ کی اداریہ ضرور پڑھ لیں۔

اہم نوٹ:۔ یہ بھی واضح رہے کہ مقالہ نگار کے یہ تحقیق بابت تصویر اور عکس میں فرق، عام ٹیلی ویژن کے صورتوں کے متعلق نہیں ہے بلکہ فقہی اجتماع ھند کے سوالنامہ (خالص اسلامی ٹی وی چینل کے قیام) کے حوالے سے ہے، عام ٹیلی ویژن کے تصویر سد الذرائع کے بناء پر ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

نوٹ:۔ ادارہ کا مقالہ نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں (ادارہ)

نمبر شمار	عنوانات
۱	ٹی وی اور ٹیلی ویژن کے گمراہ کن آثار
۲	عکس اور سایہ
۳	اصل شئی اور عکس کا شرعی فرق
۴	شیشہ اور پانی میں عکس دیکھنا
۵	عکس اور تصویر کا ایک شرعی فرق
۶	عکس کی بھی تصویر لی جاسکتی ہے
۷	تصویر اور عکس کا ایک دوسرا فرق
۸	ٹیلی ویژن کے ڈبہ میں نظر آنے والی چیزیں تصویر ہیں یا عکس۔؟
۹	ٹی وی اسٹیشن پر تقریر
۱۰	خطیب کی تقریر کا ویڈیو کیسٹ
۱۱	ویڈیو سی ڈی
۱۲	ویڈیو کیمرے کی کیسٹ
۱۳	ویڈیو کیمرا
۱۴	فرموں اور فیکٹریوں میں کیمرا
۱۵	حرمین شریفین کے ویڈیو کیمرے
۱۶	حرمین کے ویڈیو پروگرام کو ناجائز کہنے کی وجہ
۱۷	ویڈیو کیمرے اور ویڈیو کیسٹ کا فرق
۱۸	بغیر پائلٹ کے ہوائی جہاز
۱۹	تصویر کی حقیقت اور ٹیلی ویژن میں تصویر کا عکس
۲۰	انٹرنیٹ اور کمپیوٹر
۲۱	نصوص سے استدلال کیسے کریں
۲۲	نصوص شرعیہ کی چار قسمیں
۲۳	قطعی الثبوت قطعی الدلالۃ
۲۴	قطعی الثبوت ظنی الدلالۃ
۲۵	ظنی الثبوت قطعی الدلالۃ
۲۶	ظنی الثبوت ظنی الدلالۃ
۲۷	حدیث تصویر پر ایک نظر
۲۸	ہر فی نفسہ جائز امر کو بروئے کار لانا جائز نہیں
۲۹	نگاہوں کا زنا اور گناہ کبیرہ
۳۰	اھون البلیتین واخف المفسدتین
۳۱	جائز پروگرام بھی سد باب کے لئے ناجائز ہے
۳۲	خطیب کی تقریر اور غیروں کے مفسدہ کا معارضہ
۳۳	ٹی وی اور ٹیلی ویژن کے جسمانی نقصانات
۳۴	حیاسوز پروگراموں سے آسمانی آفات

الحمد الله الذی حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن والصوٰة والسلام علی شمس الهداية محمد واله وصحبه وسلم تسليما اما بعد:

☆ٹی وی اور ٹیلیویژن کے گمراہ کن آثار☆

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہوں گے جو کھیل تماشا اور فحش وعریانیت کی چیزیں خرید کر ہزاروں کو گمراہی کا شکار بنادیں گے۔اور ٹی وی اور ٹیلیویژن، کھیل تماشا عریانیت و بے حیائی اور حیاسوز پروگراموں کا سنگم ہوتا ہے۔اس کے ذریعہ سے دنیا میں ہزاروں انسان فحاشی وآوارگی کا شکار بنتے جارہے ہیں، ایسوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دردناک اور ذلت آمیز عذاب کی وعید کا اعلان فرمایا ہے، سورہ لقمان کی آیت ملاحظہ فرمائے۔''ومن الناس من يشترى لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذ ها هزوا اولئك لهم عذاب مهين ''(سورہ لقمان آیت نمبر۶)

ترجمہ:۔''اور بعض لوگ وہ ہیں جو کھیل تماشا کی چیزوں کو خریدتے ہیں تاکہ بے سمجھے اللہ کی راہ سے لوگوں کو گمراہ کردیں اور ان چیزوں کو لوگوں کے لئے ہنسی مذاق کا سامان ٹھہرائیں، ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہوگا۔'' اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ سورۂ نور میں ارشاد فرمایا ہے۔کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوں گے۔جو مسلمانوں اور ایمان والوں میں فاحشات اور برائیاں پھیلائیں گے چنانچہ آج گھر گھر ٹی وی اور ٹیلی ویژن کے ذریعے سے فحاشی پھیلائی جارہی ہے۔آیت کریمہ ملاحظہ فرمایئے۔''ان الذين يحبون ان تشيع الفا حشة فى الذين امنوا لهم عذاب اليم فى الدنيا والا خرة '' (سورہ نور آیت نمبر۱۹) ترجمہ:۔''بے شک ایسے لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بدکاریاں پھیلتی جائیں ان کے لئے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے۔''اور ایک جگہ سورہ اعراف میں اللہ کا ارشاد ہے۔کہ اللہ پاک نے اندرونی اور بیرونی تمام فاحش اور حیاسوز کاموں کو حرام کردیا ہے۔اور معصیت اور بدکاری کے کاموں کی حرمت کا اعلان فرمایا ہے۔ملاحظہ فرمایئے!''قل انما حرم ربى الفواحش ما ظهر منها وما بطن والاثم والبغى ''(سورہ اعراف آیت نمبر۳۳) ترجمہ:۔''اے نبی آپ کہہ دیجئے کہ میرے رب نے ظاہری وباطنی ہر قسم کے خواحش اور گناہ کبیرہ اور زنا کو حرام کردیا ہے۔''اور ایک جگہ سورۂ انعام میں اندرونی اور بیرونی ہر طرح فحش اور حیاسوز کاموں سے دور رہا کرو ایسے کاموں کے قریب تک مت جاؤ، ٹیلی ویژن انسان کے ظاہر کو بھی برباد کردیتے ہیں اور اندرونی اخلاق کو بھی تہہ وناس کردیتے ہیں۔آیت کریمہ ملاحظہ فرمایئے!''ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن ''(سورہ انعام آیت نمبر۱۵۱)

ترجمہ:۔''اور تم ظاہری وباطنی ہر قسم کی برائی اور فحش پروگراموں کے قریب تک مت جاؤ''

☆عکس اور سایہ:۔

عکس اور سایہ کی حقیقت یہ ہے، کہ جس چیز کا عکس نظر آتا ہے۔وہ اتنی دیر کے لئے نظر آئے گا جب تک اصلی شی عکس کے سامنے موجود ہو یا

عکس کے ساتھ اصل شئی کا کنکشن اور رابطہ باقی ہو اسی طرح کسی شئی کا سایہ اس کو کہا جاتا ہے۔ کہ جس شئی کا سایہ ہوتا ہے۔ وہ شئی جب تک قائم ہو اس وقت تک سایہ باقی رہتا ہے۔ اور جب اصل شئی اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو سایہ بھی ساتھ ساتھ ہٹ جاتا ہے۔ لہٰذا سایہ اور عکس یہ ایک الگ شئی ہے۔ اور تصویر اس سے جداگانہ ایک دوسری شئی ہے۔ اس لئے تصویر اور عکس اور سایہ کو ایک ہی حقیقت میں گردانا ان امور کی حقیقت پر ناواقفیت کی دلیل ہے۔ جو لوگ ان چیزوں کو ایک ہی حقیقت پر شمار کرتے ہیں وہ ان چیزوں کے متعلق غور کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کرسکیں گے۔ غلط مبحث کے شکار بن جائیں گے۔ اس بات کو مزید واضح کرنے کے لئے امور خارجیہ کے ذریعہ سے اس طرح غور کیا جاسکتا ہے۔

کہ فوٹو اور تصویر کسی دیوار پر یا کسی لکڑی پر یا کسی کاغذ پر یا کسی اسی طرح کسی اور شئی پر متصل ہوتی ہے۔ اور اس شئی کے ساتھ علیٰ صفۃ الدوام باقی رہتی ہے۔ اور جب تک کسی عمل کے ذریعہ سے یا اس کے زائل کرنے والے اشیاء کے ذریعہ سے مٹائی نہ جائیگی اس وقت تک مٹتی نہیں وہ اپنی جگہ موصوف کے ساتھ متصف ہو کر قائم رہتی ہے۔ اور عکس کا حال یہ ہے۔ مثلاً آپ شیشہ کے سامنے کھڑے ہو جائے تو آپ کا عکس شیشے میں نظر آئیگا صرف اس وقت تک نظر آئے گا۔ جب تک آپ شیشے کے سامنے رہیں گے۔ اور جب آپ شیشے کے سامنے سے ہٹ جائیں گے۔ ساتھ ساتھ عکس بھی ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا شیشے میں جو شئی آپ کی صورت و شکل کے ساتھ نظر آرہی ہے۔ وہ آپ کی تصویر نہیں بلکہ آپ کا عکس ہے۔ اسی طرح جب صاف شفاف پانی کے حوض یا تالاب کے کنارے پر آپ کھڑے ہو جاتے ہیں تو آپ کی پوری شکل و صورت اس پانی میں نظر آتی ہے۔ مگر اس وقت تک کے لئے نظر آتی ہے۔ جب تک آپ حوض یا تالاب کے کنارے پر کھڑے رہیں گے۔ یا بلب وغیرہ کسی اور شئی کی روشنی میں کھڑے ہوتے ہیں تو روشنی کی مخالف جانب میں آپ کا سایہ ہوتا ہے۔ یہ سایہ آپ کی تصویر نہیں ہے۔ بلکہ غیر مستقر سایہ ہے۔ جو آپ کی نقل و حرکت کے ساتھ ساتھ اپنی جگہ چھوڑ دیتا ہے۔ جیسا کہ اس کی وضاحت آگے درمختار اور شامی کی عبارت سے بخوبی ہوسکتی ہے۔ اور درمختار اور شامی میں شیشہ اور پانی میں عکس دیکھنے سے متعلق مستقل بحث کی گئی ہے۔

☆ اصلی شئی اور عکس کا شرعی فرق:۔

حضرات فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر شیشہ میں دیکھا جائے اسی طرح پانی میں دیکھا جائے تو شرعی طور پر حلت و حرمت کا حکم لگ جاتا ہے۔ مثلاً کوئی عورت شیشہ کی ایک طرف ہو اور آپ شیشہ کی دوسری جانب میں ہوں۔ یعنی آپ اور عورت کے بیچ میں شیشہ حائل ہو تو آپ دوسری جانب سے عورت کی شرمگاہ کو شہوت کے ساتھ دیکھ لیں تو حرمت مصاہرت کا ثبوت ہو جائے گا۔ اسی طرح عورت اگر پانی کے اندر ننگی بیٹھی ہوئی ہے۔ اور کسی اجنبی مرد نے پانی کے باہر سے اس کی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھ لیا ہے۔ تو حرمت مصاہرت کا ثبوت ہو جائے گا۔ تو اس مسئلے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ اگر کسی عورت کی شرمگاہ کو شیشہ کے چشمہ سے دیکھا جائے یا شیش محل کے اندر عورت ننگی بیٹھی ہوئی ہے، اور باہر سے مرد نے اس کی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھ لیا ہے۔ تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اسی طرح تالاب یا حوض میں ننگی نہا رہی ہے۔ اور باہر سے کسی مرد نے اس کی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھ لیا ہے۔ تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے

گی۔حضرات فقہاء نے اس مسئلہ کو اس قسم کے الفاظ سے نقل فرمایا ہے۔''وعلى هذا فالتحريم به من وراء الزجاج بناء علىٰ نفوذ البصر منه فيرى نفس المرئى بخلاف المراة ومن الماء" (شامی زکریادیوبند۱۴-۱۱کراچی ۳۴/۳) ترجمہ:۔''اوراسی اصول پر شیشے کے پیچھے سے دیکھنے کی حرمت کا مسئلہ ہے۔اس بنیاد پر کہ شیشے کے پیچھے سے دیکھنے سے نگاہ کا نفوذ اور نظر براہ راست ہوتی ہے، لہٰذا اس سے عین شی کا دیکھنا ثابت ہو جاتا ہے۔برخلاف آئینہ اور پانی میں عکس دیکھنے کے۔

☆شیشہ اور پانی میں عکس دیکھنا:۔

اگر عورت کا عکس شیشہ میں نظر آجائے اسی طرح عورت پانی سے باہر ہو اور وہ حوض یا تالاب کے کنارے پر کھڑی ہو اور حوض یا تالاب کے پانی میں اس کی شرمگاہ کا عکس نظر آجائے تو اس کو شہوت سے دیکھنے کی وجہ سے حرمت مصاہرت کا حکم ثابت نہ ہوگا۔اس لئے کہ اس میں عین عورت کو نہیں دیکھا گیا بلکہ اس کا عکس دیکھا گیا۔اور عکس کا حکم شرعی طور پر وہ نہیں ہوتا، جو عین شی کا ہوتا ہے جیسا کہ اس مسئلہ سے واضح ہو رہا ہے۔مگر اس سے یہ ہرگز نہ سمجھا جائے کہ عین عورت کو دیکھنا جائز نہیں اور اس کے عکس کو دیکھنا جائز ہے۔بلکہ عکس کو دیکھ کر تلذذ حاصل کرنے سے آنکھ اور نگاہ کا زنا اور اس کا گناہ بھی ضرور ہوگا،اور ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ میں جو باضابطہ طور پر ایسی گفتگو ہوتی ہے، جیسے آمنے سامنے کھڑے ہو کر گفتگو کی جاتی ہے سوال یہ ہے۔کہ ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کے اندر جو نظر آرہا ہے۔وہ عین شی ہے۔یا اس کا عکس ہے۔ظاہر بات ہے کہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا، کہ وہ عین شیٔ ہے اور عین انسان ہے، بلکہ انسان کا عکس نظر آرہا ہے، جیسا کہ شیشہ کے پاس کھڑے ہونے سے انسان کا عکس نظر آتا ہے۔اور صاف وشفاف حوض اور تالاب کے کنارے پر کھڑے ہونے سے اس کے پانی میں انسان کا پورا عکس اور شکل وصورت نظر آتی ہے۔مگر شیشہ کے اندر یا پانی کے اندر حقیقی انسان نہیں ہوتا ہے۔بلکہ انسان کا ایسا عکس ہوتا کہ جب تک انسان شیشہ یا پانی کے سامنے کھڑا رہے گا۔اس وقت تک نظر آئے گا۔اور جب شیشہ یا پانی کے سامنے سے ہٹ جائے گا، تو عکس بھی ساتھ ساتھ ہٹ جائے گا۔اور عکس کی شکل میں شکل وصورت کا دیکھنا اور بغیر عکس کے انسان کی اصل شکل وصورت کا دیکھنا دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔اور دونوں کا شرعی حکم بھی الگ الگ ہے۔اور اسی پر حرمت مصاہرت کے مسئلہ کا مدار بھی ہے، عمدۃ الفقہاء حضرت علامہ علاؤالدین حصکفیؒ نے اس مسئلہ کو اس طرح کے الفاظ سے نقل فرمایا ہے۔"لا تحرم المنظور الى فرجها الداخل اذا راه من مراة او ماء لأن المرئى مثاله با لا نعكاس لا هو"(الدرالمختار مع الشامی زکریادبند۴/۱۰۹اکراچی ۳۴/۳)

عورت کے فرج داخل کو جب آئینہ کے عکس میں دیکھا جائے یا صاف شفاف پانی میں فرج داخل کا عکس دیکھا جائے تو حرمت مصاہرت کا ثبوت نہیں ہوگا،اس لئے کہ شیشہ اور پانی میں جو مثالی چیز دکھائی جارہی ہے۔وہ عورت کے فرج داخل کا عکس ہے۔عین فرج داخل نہیں ہے۔

☆عکس اور تصویر کا ایک اور شرعی فرق:۔

عکس اور تصویر میں ایک شرعی فرق یہ بھی ہے۔کہ تصویر کشی کرنا حدیثِ تصویر کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔لیکن کسی شیٔ کا عکس نظر آجانا

اور عکس کے وجود میں آنے کا انتظام کرنا اور عکس کے وجود میں آنے کا سبب بننا ناجائز اور حرام نہیں ہے۔ مثال کے طور پر انسان کی تصویر کھینچنا جائز نہیں ہے۔ چاہے انسان مرد ہو یا عورت، اس گناہ میں دونوں کا حکم برابر ہے، لیکن اگر کسی مرد کا عکس لیا جائے تو ناجائز نہیں ہے، مثلاً بالقصد کسی مرد کو کسی جگہ شیشہ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے تو اس کا عکس صاف طور پر شیشہ میں نظر آئے گا، اس کی نقل و حرکت سب کچھ نظر آئے گا، اور اس کو یوں بھی سمجھو کہ نائی کی دکان پر چاروں طرف شیشہ لگا ہوا ہے، جب تم نائی کی دوکان میں داخل ہو جاؤ گے تو تمہاری چار طرف سے چار صورتیں نظر آئیں گی۔ یہ سب تمہاری ذات کا عکس ہے۔ تصویر نہیں ہے۔ اور نہ ہی دنیا ان کو تصویر کہتی ہے، اور نہ یہ ان شیشوں کے اندر تمہارے عکس آنے کی بناء پر وہ نائی گنہ گار ہوگا، جس نے شیشہ لگایا ہے، لیکن اس کے برخلاف کوئی شخص تمہاری بلا ضرورت کیمرے سے تصویر لیتا ہے تو یہ ناجائز ہوگا تو اسی طرح ویڈیو کیمرے میں پہلے سے وہ سارا انتظام موجود ہے اور اس کا بٹن پہلے سے دبا ہوا ہے اب اس کے بعد اس کیمرے کے سامنے کوئی بھی پہونچ جائے تو اس کی نقل و حرکت کا عکس کیمرے میں تمہارے عکس کا پہونچ جائے گا حالانکہ وہ تصویر کشی نہیں کر رہا ہے تو اس طرح کیمرے میں تمہارے عکس کا پہونچ جانا حرمت کا باعث نہ ہوگا۔ یہ نفس تصویر اور نفس عکس کے درمیان فرق کی ایک شکل پیش کی جا رہی ہے۔ اس کے مدمقابل عورت کی تصویر اور عورت کے عکس کا مسئلہ ہے کہ جس طرح مرد کی تصویر کشی کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح عورت کی تصویر کشی بھی جائز نہیں ہے لیکن مرد کے عکس کا منظر عام پر آجانا جائز ہے اور عورت کی شکل وصورت کا منظر عام پر آنا جائز نہیں ہے حتیٰ کہ نائی کی دوکان میں عورت کے لئے چہرہ اور مرکز زینت کو کھول کر داخل ہونا اور اس میں بیٹھ جانا مردوں کی موجودگی میں جائز نہ ہوگا جس کے ہر چہار جانب اس کی صورت وشکل کا عکس نظر آرہا ہوگا کیونکہ اجنبی مرد چاروں طرف کے شیشے میں اس کی شکل وصورت کا عکس دیکھ کر قطعی طور پر تلذذ حاصل کرے گا۔ تو حاصل یہ نکلا کہ درمختار اور شامی کی عبارت کے پیش نظر عورت کے اعضاء کے اصل دیکھنے اور پانی اور شیشہ میں عکس دیکھنے میں حرمت مصاہرت کے باب میں فرق ہے کہ اصل دیکھنے سے حرمت کا ثبوت ہو جاتا ہے اور عکس دیکھنے سے حرمت کا ثبوت نہ ہوگا تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اصل دیکھنا ناجائز ہو اور عکس کا دیکھنا جائز ہو بلکہ اگر عکس دیکھنے سے تلذذ حاصل ہوتا ہو تو اس کا دیکھنا بھی ناجائز اور حرام ہوگا۔ اگرچہ اس کے دیکھنے سے حرمت مصاہرت کا ثبوت نہ ہوتا ہو اور بنص حدیث عکس دیکھ کر تلذذ حاصل ہونے سے نگاہ کا زنا اور بدکاری شمار ہوگی تو اسی طرح ٹیلیویژن میں عورتوں کی شکل وصورت نقل وحرکت جو نظر آتی ہے، اگرچہ وہ تصویر نہیں ہے۔ اور تصویر کشی کا حکم ثابت نہیں ہوتا ہے، لیکن اس میں نظر آنے والی عورتوں کی شکل وصورت کا عکس دیکھنا بھی ناجائز اور حرام ہوگا، اور مزید مرد وعورت کے اختلاط اور حیا سوز اور فحش عکس کا دیکھنا دیکھنے والوں میں زبردست ہیجان پیدا ہونے کا سبب بنتا ہے، اس لئے ٹیلی ویژن میں اس طرح تمام حیا سوز پروگراموں کا دیکھنا قطعی طور پر ناجائز اور حرام ہے۔ حتیٰ کہ مردوں کے بغیر صرف عورتوں کی شکل وصورت کا عکس دیکھنا بھی ناجائز اور حرام ہوگا، اور بخاری و مسلم کی روایت میں آنکھوں اور نگاہوں کا زنا بھی ثابت کیا گیا ہے۔ اور آنکھوں اور نگاہوں کا زنا کیسا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ بغیر تلذذ کے نگاہوں کے زنا کا ثبوت نہیں ہو سکتا اور جب عکس دیکھ کر تلذذ حاصل ہوتا ہے تو عکس کا دیکھنا بھی نگاہوں کا زنا ہوگا، لہٰذا ٹیلی ویژن میں بھی

عورتوں کا عکس دیکھنا جائز نہ ہوگا۔

☆عکس کی بھی تصویر لی جاسکتی ہے:۔

یہاں ساتھ میں یہ بات بھی ثابت کرتے چلیں کہ درمختار کی عبارت سے اصل اور عکس کے درمیان فرق بیان کیا گیا تھا۔اور ابھی اوپر یہ بیان کیا گیا کہ اصل کی تصویر لینا جائز نہیں اور عکس لینا جائز ہے۔لیکن ساتھ ساتھ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ جس طرح اصل کی تصویر کشی ہو سکتی ہے۔اسی طرح عکس کی بھی تصویر کشی ہوسکتی ہے۔مثال کے طور پر نائی کی دوکان میں چاروں طرف شیشہ لگا ہوا ہے۔اور چاروں طرف عکس نظر آرہا ہے۔اب اگر کوئی فوٹو گرافر آپ کی اصل سے نہیں بلکہ عکس سے تصویر کھینچنا چاہے تو لے سکتا ہے،تو اس طرح بھی بلا ضرورت تصویر کشی حدیث تصویر کے دائرے میں داخل ہوکر ناجائز اور حرام ہوگا، کیونکہ کیمرے کی تصویر جس طرح اصل سے لیا جاسکتا ہے۔اسی طرح عکس سے بھی لیا جاسکتا ہے۔اور دونوں کا حکم یکساں ہوگا۔

☆تصویر اور عکس کا ایک دوسرا فرق:۔

تصویر اور عکس کی حقیقت ما قبل کی سرخیوں اور عنوانات کے ذریعہ سے آپ کے سامنے آگئی اور اس کا فرق بھی آپ کے سامنے آگیا ہے۔لیکن تصویر اور عکس کے درمیان ایک باریک اور کیمیاوی فرق بھی ہے وہ یہ کہ تصویر کے اپنے وجود میں آنے میں کسی انسان کے عمل کا دخل لازم ہے اگر کوئی انسان بالقصد تصویر کے وجود میں آنے کے لئے کوئی عمل نہیں کرتا ہے۔تو وہ تصویر اپنے وجود میں نہیں آسکتی مگر عکس اور سایہ کے اپنے وجود میں آنے میں بالقصد اور بالارادہ کسی انسان کے عمل کا دخل نہیں ہوتا ہے۔جیسا کہ سایہ اور عکس انسان کے علاوہ دیگر حیوانات ، جمادات اور نباتات کے بھی ہوتے ہیں کہ شیشہ اور پانی میں انسانی عمل کے بغیر درخت اور جانوروں کا عکس نظر آجاتا ہے۔اور ان عکسوں کے نظر آنے میں خود ان اشیاء کا دخل نہیں ہوتا ہے۔درخت کا سایہ اور عکس کے وجود میں آنے میں نہ انسان کے عمل کا دخل ہے،اور نہ خود درخت کا دخل ہے۔مگر اس کے برخلاف تصویروں اور مجسموں کے وجود میں آنے میں بالقصد انسان کے عمل کا دخل لازم ہے عمل انسان کے بغیر تصویر اپنے وجود میں نہیں آسکتی تو معلوم ہوا کہ تصویر کا وجود اختیاری ہوتا ہے۔کہ بالفعل انسانی عمل سے اس کا وجود ہوتا ہے۔اور عکس اور سایہ کا وجود اضطراری ہوتا ہے۔کہ ان کے وجود میں آنے میں بالقصد انسان کے عمل کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

☆ٹیلی ویژن کے ڈبہ میں نظر آنے والی چیزیں تصویر ہیں یا عکس؟:۔

اوپر کی تفصیل سے معلوم ہوگیا کہ تصویر اور عکس کے درمیان ٹیکنالوجی کا فرق ہے۔دونوں بالکل الگ الگ جداگانہ دو شئ ہیں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ٹیلی ویژن اور ٹی وی کے ڈبے میں جو شئ نقل و حرکت کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔وہ تصویر ہے۔یا عکس۔؟ ظاہر بات ہے۔کہ تصویر اور عکس کی حقیقت پر واقفیت کار لوگ یہی کہیں گے کے ٹیلی ویژن اور ٹی وی کے ڈبہ میں نظر آنے والی اشیاء چاہے وہ از قبیلہ انسانی مرد و عورت کی شکلیں ہوں یا جانوروں اور جمادات کی شکلوں میں ہوں وہ اصل شئ کی تصویر نہیں ہوتی ہیں ۔ بلکہ اصلی شئ کا عکس اور سایہ ہوتا

ہے۔اس لئے ان ڈبوں میں علیٰ سبیل الدوام اور استقرار وہ شکلیں نظر نہیں آتی ہیں، اگر تصویر ہوتیں تو علیٰ سبیل الدوام اور استقرار ان ڈبوں میں موجود رہتیں ، لہٰذا ان کو تصویر کہنا درست نہیں ہوگا ، بلکہ اصل شی کا عکس کہنا لازم ہوگا۔حضرات علماء نے اس کو اس طرح کے الفاظ سے نقل فرمایا ہے۔اماالصورة التی لیس لها ثبات واستقرار ولیست منقوشة علیٰ شی ء بصفة دائمة فأ نها با لظل أشبه منها بالصورة ویبدوان صورة التلفزیون والفید یولا تستقر علی شئ فی مرحلة من المراحل الا ا ذاکانت فی صورة "فیلم"فان کانت صورالا نسان حیة بحیث تبدو علی الشا شة فی نفس الوقت الذی یظهر فیه الا نسان أما م الکیمراء فان الصورة لاتستقر علیٰ لکیمراء ولا علی الشاشة وانما هی اجزاء کهربا ئیه تنتقل من الکیمرا إلیٰ الشاشة و تظهر علیهابتر تیبها الأ صلی ثم تفنی وتزول" (تکملہ فتح الملہم ۱۶۴/۴) ترجمہ:۔بہرحال وہ تصویر جس کے لئے دوام اور استقرار نہ ہو اور کسی شی کے اوپر دوام کی صفت کے ساتھ متصف اور منقوش نہ ہو تو بیشک وہ صورتیں تصویر کے مقابلہ میں عکس اور سایہ کے زیادہ مشابہ ہیں۔اور اس طور پر ظاہر ہوتی ہیں کہ ٹیلی ویژن اور ویڈیو میں وہ تصویریں کسی شی کے اوپر کسی بھی درجہ میں مستقر اور ثبات کے ساتھ متصف ہوکر ظاہر نہیں ہوتی الایہ کہ نگیٹو، ریل والے فلم کی شکل میں مستقر ہوتی ہے۔پس بے شک زندہ انسان کی صورتیں ٹیلی ویژن کے ڈبے کے شیشے پر صرف اس وقت ظاہر ہوتی ہے۔کہ جس وقت کیمرا کے سامنے انسان ظہور پذیر ہوتا ہے، کیونکہ بے شک وہ تصویریں جو کیمرے پر ثابت اور مستقر نہیں ہوتی ہیں۔اور نہ ہی ٹیلی ویژن کے شیشہ کے اوپر قائم رہتی ہیں۔اور یقیناً وہ ایسے برقی اجزاء ہوتے ہیں جو کیمرے سے منتقل ہوکر ٹیلی ویژن کے شیشے پر پہونچتے ہیں اور اسی پر اپنے اصلی ترتیب کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں پھر اس کے بعد ظاہر ہوتے ہوئے فنا ہوتے رہتے ہیں۔اور زائل ہوتے رہتے ہیں۔

☆ٹی وی اسٹیشن پر تقریر:۔

اوپر کی تفصیلات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے۔کہ ٹی وی اور ٹیلی ویژن میں انسان اور دیگر اشیاء کی جو شکلیں اور نقل و حرکت نظر آتی ہیں۔وہ تصویر نہیں ہیں بلکہ عین شی کا عکس ہیں اب اگر کوئی شخص ٹی وی اسٹیشن پر تقریر کررہا ہے۔یا جہاں ویڈیو کیمرا لگا ہوا ہے۔اس میں بیٹھ کر پورے مجمع میں تقریر کررہا ہے۔یا قاری قرآن پڑھ رہا ہے۔اور ویڈیو کیمرا سامنے لگا ہوا ہے۔اور براہ راست خطیب کی تقریر اور قاری کی قراءت اور اس کی تصویر ٹی وی اسکرین پر دکھائی جارہی ہے۔اور درمیان میں فلم اور ریکارڈنگ کا کوئی واسطہ نہیں ہے براہ راست دیکھائی دے رہا ہے تو ایسی صورت میں دکھائی دینے والی شکل وصورت کو تصویر کہا جائے گا یا نہیں؟

تو اوپر کے دلائل اور تفصیلات سے واضح ہو چکا ہے۔کہ براہ راست دکھائی دینے والی شکلیں تصویر ہیں۔بلکہ اصل شی اپنی جگہ موجود ہے۔اس کا عکس ویڈیو کیمرے کے ذریعہ سے براہ راست ٹی وی اور ٹیلی ویژن کے ڈبے میں نظر آرہا ہے۔اور جب تک خطیب تقریر کرتا رہے گا، قاری قراءت کرتا رہے گا، نظر آتا رہیگا، اور جب وہاں سے ہٹ جائیگا ساتھ ساتھ عکس بھی ختم ہوجائیگا، اور جو عکس ٹی وی اور ٹیلی ویژن کے ڈبہ میں نظر آرہا ہے۔وہ وہاں سے ختم ہوجائے گا، دوبارہ قطعاً نظر نہیں آئے گا۔اس لئے جو لوگ ٹی وی اسٹیشن میں پروگرام

کے وقت ٹیلی ویژن میں دکھائی دینے والی شکلوں کو تصویر کہتے ہیں، ان کو اس بارے میں نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے۔اس لئے کہ وہ تصویر ہی نہیں ہیں اور تصویر کی تعریف اس میں صادق نہیں آتی بلکہ عکس اور سایہ کی تعریف اس میں صادق آتی ہے۔جیسا کہ ماقبل کی تفصیلات سے واضح ہو چکا ہے۔

☆خطیب کی تقریر کی ویڈیو کیسٹ:۔

اگر ویڈیو اسٹیشن میں خطیب تقریر کر رہا ہے۔یا کوئی دوسرا پروگرام چل رہا ہے۔اس کو ویڈیو کیسٹ میں محفوظ کر لیا جائے پھر اس کے بعد جب پروگرام ختم ہو جائے تو اسی جگہ یا دوسری جگہ ویڈیو کیسٹ میں محفوظ شدہ پروگرام بعد میں دکھایا جائے تو اس کا کیا حکم ہے، جبکہ پورے پروگرام کا فلم اور ریکارڈنگ بن چکا ہے۔جب چاہے وہ پروگرام دوبارہ دکھایا جا سکتا ہے۔تو ایسی صورت میں ویڈیو کیسٹ میں محفوظ کیا ہو پروگرام جو بظاہر علیٰ صفۃ الدوام اور استقرار ہے۔ان کو تصویر کے دائرے میں تسلیم کیا جائے یا نہیں، تو غور طلب بات یہ ہے۔کہ ویڈیو کیسٹ میں پروگرام کے وقت ریلوں کے ذریعہ جو ذرات اسی ترتیب کے ساتھ چھوڑ دیے گئے ہیں۔جس ترتیب سے ویڈیو اسٹیشن میں پروگرام ہوا تھا پھر جب چاہے اسی کا ایک منظر اور وہاں کی تصویریں اور شکلیں ٹی وی کے ذریعہ سے دیکھی جا سکتی ہیں۔تو اب یہاں اس کی ٹیکنالوجی پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، کہ تصویر علیٰ سبیل الدوام اور استقرار کے ساتھ ساتھ اس کو انسان دیکھ سکتا ہو، جب چاہے۔تصویر کے آلات کے ذریعہ سے اس کا کیمرا لیا جا سکتا ہو اسے تصویر کہا جاتا ہے۔لیکن یہاں ایسا ہرگز نہیں ہے، کہ ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ سے پروگرام کے جو ذرات محفوظ کر لئے گئے ہیں۔ان کو خوردبین سے بھی دیکھا نہیں جا سکتا چہ جائیکہ فوٹو گرافر مشین کے ذریعہ سے ان کا نگیٹیو لیا جائے یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے، کہ ویڈیو کیسٹ کے ذرات میں جو صورت اور شکلیں محفوظ ہیں، وہ دوسری چیز میں منتقل ہو جائے نہ ان کا فوٹو کے لئے نگیٹیو لیا جا سکتا ہے۔اور نہ ہی ان ذرات کو خوردبین کے ذریعہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔لہٰذا ویڈیو کیسٹ میں محفوظ کردہ ذرات اور شعاعوں کو بھی تصویر کہنا نہایت مشکل ہے۔ویڈیو کیمرے اور ٹیلی ویژن کے ٹکنالوجی سے واقفیت رکھنے والے لوگوں سے معلوم ہوا کہ ویڈیو کیسٹ میں ریلوں کے ذریعہ سے جو ذرات محفوظ ہو جاتے ہیں۔ان کا نگیٹو نہیں لیا جا سکتا اور نہ ہی ان کو آنکھ سے دیکھا جا سکتا ہے۔حتیٰ کہ خوردبین سے بھی نظر نہیں آسکتے جب صورت حال یہی ہے تو ان کو بھی تصویر نہیں کہا جا سکتا۔اسلئے ٹی وی اسٹیشن پر کوئی جائز اور صحیح پروگرام پیش کیا جائے۔اور پھر دوسری جگہوں میں ٹی وی چینلوں کے ذریعہ سے ٹیلی ویژن اور ٹی وی کے ڈبے میں وہ پروگرام دیکھا جائے تو فی نفسہ جائز ہوگا۔گہرائی میں پہونچنے کے بعد ان کے عدم جواز کی بات سمجھ میں نہیں آتی بلکہ مجبوراً ان کو جائز ہی کہنا پڑے گا اس لئے فی نفسہ جائز پروگرام جو ٹیلی ویژن میں آئے اسے جائز کہا جا سکتا ہے اور جو ناجائز پروگرام آئے اسے ناجائز کہا جائے گا، دوسری طرف یہ بات بھی ہم سب کے سامنے ہے۔کہ جن ٹی وی اور ٹیلی ویژن کے ڈبوں میں جائز پروگرام آسکتا ہے۔ان میں اکثر وبیشتر دنیا بھر کے فاحشات اور برائیوں کا پروگرام آتا رہتا ہے۔تو یہ بہت ممکن ہے۔کہ جائز پروگرام دیکھتے دیکھتے ناجائز پروگرام بھی دیکھنے لگیں اس لئے سد ذرائع طور پر عام ٹیلی ویژنوں میں جائز پروگراموں کو بھی ممنوع قرار دیا جانا چاہیے۔

☆ویڈیوسی ڈی:۔

ویڈیو کیسٹ میں ریل ہوتا ہے۔اورسی ڈی میں ریل بھی نہیں ہوتا ہے۔وہ تو ایک عجیب وغریب انداز کی چیز ہے۔کہ دیکھنے میں کچھ نہیں ہے۔کہ جب سی ڈی میں ویڈیو پروگرام یا کوئی اور پروگرام کمپیوٹر وغیرہ کے ذریعہ سے یا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے بھرلیا جائے تواس میں کچھ بھی پتہ نہیں چلتا ہے۔جب سی ڈی کے پلیٹ کو کمپیوٹر کی سی ڈی کی جگہ پر رکھ دیا جائے یا ٹیلی ویژن کی سی ڈی کی جگہ پر رکھ دیا جائے تواس میں بھرے ہوئے تمام پروگرام اسی ترتیب سے نظر آتے ہیں۔جس ترتیب سے اس میں بھرے گئے تھے،دنیا بھر کا تماشا بھی نظر آتا ہے،جواس میں بھرلیا گیا تھا،اورقرآن شریف کی قراءت قاری کی تصویر کے ساتھ دیکھی جاسکتی ہے۔جبکہ اس میں بھرلیا گیا ہو۔آج کل ائمہ حرمین کے قراءتوں کی کیسٹ جس طرح مل رہی ہے۔اسی طرح کثرت کے ساتھ ان کی تصویروں کے ساتھ عمدہ قراءت کی سی ڈی بھی مل رہی ہے۔نیز حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کی سیڈیاں بھی مل رہی ہیں،جن کو کمپیوٹر وغیرہ میں سی ڈی کی جگہ رکھنے کے بعد تمام چیزیں آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہیں۔صحاح ستہ اور حدیث وسیرت کی مختلف کتابوں کے ساتھ تقریباً چوبیس پچیس کتابوں کا مجموعہ سی ڈی میں آرہا ہے۔اسی طرح سی ڈی میں خطیب کی تقریر قاری کی قراءت مع ان کی صورت وشکلوں کے سی ڈی میں بھری جارہی ہیں۔اور ٹیلیویژن اور کمپیوٹر کے ڈبے میں ان پروگراموں کو باآسانی دیکھا جاسکتا ہے۔اورسی ڈی کے پلیٹ میں برقی شعاعوں کے ذریعہ سے جو پروگرام بھرلیا گیا ہے۔نہ ان کا نگیٹیو بن سکتا ہے۔اور نہ ہی خوردبین کے ذریعہ سے ان ذرات کو دیکھا جاسکتا ہے۔اس لئے ٹیلی ویژن اور کمپیوٹر کے ڈبے میں سی ڈی میں بھری ہوئی چیزیں تصویروں کی شکل میں نظر آجائیں توان کو حقیقی معنیٰ میں تصویر نہیں کہا جاسکتا بلکہ ان کو ما قبل کی تفصیل کے مطابق اصل شی کا عکس کہا جاسکتا ہے۔یا عکس کا عکس کہا جاسکتا ہے۔جن میں تصویروں کی طرح دوام اور استقرار نہیں ہوتا ہے۔اس لئے سی ڈی میں بھی جائز پروگرام کا دیکھنا جائز ہوسکتا ہے۔اورناجائز پروگرام کا دیکھنا ناجائز ہوگا۔

☆ویڈیوکیمرے کی کیسٹ:۔

ویڈیوکیمرے کی دو قسمیں ہیں۔

نمبر۱:وہ ویڈیو کیمرے جن کا کام صرف منظر کشی کرنا ہے۔محفوظ کرنا اس کا کام نہیں ہے۔اوراس کے منظر کشی کرتے وقت جس ٹی وی اور ٹیلی ویژن سے اس کا کنکشن ہے۔اسی وقت ان ٹی وی اور ٹیلی ویژنوں میں منظر دکھائی دے گا،جیسا کہ حرمین شریفین میں مسجد حرام اور مسجد نبوی میں لگے ہوئے ویڈیو کیمروں کا حال ہے۔ان کا کام صرف منظروں کا کیچ کرنا ہے۔محفوظ نہیں کرتے محفوظ کرنے کے لئے دوسری جگہ کنڑول روم ہے۔یا جن ٹیلی ویژنوں سے دیکھا جائے گا،ان ہی میں کیسٹ لگا کر محفوظ ہوسکتا ہے۔

نمبر۲:وہ ویڈیو کیمرے جن کے ساتھ ویڈیو کیسٹ کے ریل بھی ہوتے ہیں،جیسا کہ سرکاری اورغیرسرکاری پروگراموں کے موقع پر پریس والے اور ویڈیو فلم والے آتے ہیں۔وہ لوگ جو کیمرے لے کر آتے ہیں۔ان کیمروں میں ویڈیو کیسٹ کے ریل بھی ہوتے ہیں۔ان

یلوں میں ویڈیو فلم لینے کے ساتھ ساتھ محفوظ بھی ہو جایا کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد ان ویڈیو کیمروں کے کیسٹوں میں بھرے ہوئے پروگراموں کو یڈیو چینل کے ذریعہ سے دنیا کو دکھایا جاتا ہے۔ اور یہی سلسلہ پوری دنیا میں کثرت کے ساتھ رائج ہے۔ عمومی طور پر ہر جگہ اسی طریقے سے ویڈیو م کے کیسٹوں میں پروگراموں کو بھر لیا جاتا ہے۔ پھر ویڈیو چینلوں کے ذریعہ سے دنیا والوں کو ٹیلی ویژن میں دکھایا جاتا ہے۔

☆ویڈیو کیمرا:۔

یو کیمرا اس کو کہا جاتا ہے۔ جو خارج کی چیزوں کو اخذ کر کے اپنے اندر کیچ کرتا ہے۔ پھر جہاں ٹی وی رکھی ہوئی ہے۔ اس میں ویڈیو مرا کی کیچ کی ہوئی چیز جوں کی توں سپلائی ہوتی ہے۔ مثلاً جہاں میٹنگ ہو رہی ہے، جلسہ ہو رہا ہے۔ یا اجتماع ہو رہا ہے، یا اور طریقے ے انسان اور دیگر جانور اور ہر چیز کی نقل و حرکت، صورت وشکل، رفتار و گفتار سب کچھ بعینہ ویڈیو کیمرا اخذ کرتا رہتا ہے۔ اور جہاں ٹی وی ں ویژن کا ڈبہ رکھا ہوا ہے۔ وہاں سے اس کے شیشے میں بعینہ نظر آتا ہے۔

فرموں اور فیکٹریوں میں کیمرا:۔

بڑی فیکٹریوں اور کارخانوں میں مالک ایک کمرے میں بیٹھا رہتا ہے۔ اور اس کے ملازمین سینکڑوں کی تعداد میں پورے فرم میں کرتے ہیں۔ اور سب لوگوں کے سامنے ہونا نہایت دشوار ہے۔ کسی کا کام کسی دوسرے ہال میں کوئی نیچے کی منزل میں اور کوئی اوپر کی ں میں کام کر رہا ہے۔ کوئی پیکنگ کر رہا ہے، اور کوئی تیاری کر رہا ہے۔ مختلف ملازمین کی مختلف ذمہ داریاں ہیں، ان سب کی نگرانی لک ایک کمرے میں بیٹھ کر کرتا ہے۔ اور جن ہالوں میں اور جن منزلوں میں ملازمین کام کرتے ہیں، ان میں ویڈیو کیمرا لگا دیا جاتا ے۔ اور تمام کیمروں کا کنکشن مالک کے کمرے میں ٹی وی کے ایک ڈبے سے ہوتا ہے۔ اور اس ڈبے کے شیشے میں ہر منزل اور ہر ہال کے ہر قسم کے ملازمین نظر آتے ہیں کون کیا کر رہا ہے۔ کون کام کر رہا ہے۔ کون نہیں کر رہا ہے۔ اور کون کام چھوڑ کر باتوں میں لگا ہوا ہے۔ سب کچھ مالک ایک جگہ بیٹھ کر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر نگرانی کر لیتا ہے۔ اس طرح کے فیکٹوریوں میں کاروباری نگرانی اور ضرورت کے لئے ویڈیو کیمرا اور ٹی وی رکھی جاتی ہے۔ اس میں پوری فیکٹریوں کی روزانہ کی کارکردگی کا فلم بنتا جاتا ہے۔ مگر اس فلم کو ہر خاص و عام جائز سمجھتے ہیں۔ اس کو ناجائز کوئی نہیں کہتا ہے، اسی طرح بڑی بڑی فیکٹریوں اور کارخانوں میں گیٹ پر بھی ویڈیو کیمرا رکھا جاتا ہے اور ذمہ دار کے کمرے میں اس کی ٹی وی رکھی جاتی ہے۔ اس ٹی وی میں کون آرہا ہے۔ کون جارہا ہے۔ سب کچھ نظر آتا ہے، ذمہ دار کو جسے آنے کی اجازت دینی ہوتی ہے۔ گیٹ مین سے بتا دیتا ہے۔ کہ اسے آنے دو اور جسے نہیں آنے دینا ہوتا ہے اس کے بارے میں منع کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح کی فیکٹریوں اور کارخانوں میں نگرانی کے لئے جو ویڈیو کیمرے اور ٹی وی چلتی ہے۔ اس کی حقیقت کو دیکھ کر سخت مزاج اور سخت گیر مفتی بھی ناجائز نہیں کہتا ہے۔ ہر خاص و عام اس کو جائز کہتے ہیں۔

☆حرمین شریفین کے ویڈیو کیمرے:۔

حرم مکی اور حرم نبوی میں ہر جگہ ویڈیو کیمرا لگا ہوا ہے۔ مکہ مکرمہ اور مسجدِ حرام میں ہزاروں کی تعداد میں ویڈیو کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ اور مسجد نبوی میں امام صاحب کے سر کے اوپر بھی محراب میں کیمرا لگا ہوا ہے۔ غرض یہ کہ مسجد حرام اور مسجد نبوی کے تمام نمازیوں کا ان کیمروں کے ذریعہ فلم لیا جاتا ہے۔ اور یہ تمام کیمرے کیچ کرتے ہیں گویا کہ یہ تمام کیمرے آنکھ ہیں وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ دیکھ کر کے کیچ کر لیتے ہیں۔ اور پھر بعینہ پوری دنیا کے ٹی وی اور ٹیلی ویژنوں کے ڈبے میں کیمرا نے جو دیکھا تھا وہی نظر آنے لگتا ہے۔ اور منیٰ میں جمرات کے دونوں جانب کیمرا لگا ہوا ہے۔ اور منیٰ چونکہ دو طرفہ پہاڑوں کے درمیان میں واقع ہے، دونوں طرف کے پہاڑوں کے دامنوں میں اونچائی پر بھی کیمرے لگے ہوئے ہیں۔ ان سب کیمروں میں لاکھوں کی تعداد میں رمی کرنے والوں کا منظر پوری دنیا کو دکھایا جاتا ہے۔ اب یہاں ساتھ ہی یہ سوال اٹھتا ہے۔ کہ فیکٹریوں میں جو کیمرے لگے ہوئے ہیں ان میں اور حرمین شریفین میں لگے ہوئے کیمروں کے درمیان کوئی فرق ہے۔ یا حقیقت میں یکساں ہیں۔ تو ظاہر بات ہے کہ جو شخص ویڈیو کیمرا اور اس کی فلم اور پھر وہ ٹی وی کے ڈبوں میں نظر آنے کی حقیقت جانتا ہو وہ یہی کہے گا، کہ دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔ یہاں یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ویڈیو کیمرا اور ویڈیو کیسٹ دونوں الگ الگ چیز ہیں، یہاں صرف ویڈیو کیمرے کی بات ہو رہی ہے۔ ویڈیو کیسٹ کی بات نہیں ہو رہی ہے۔ اور ویڈیو کیسٹ کے بارے میں گفتگو مستقل طور پر آگے آرہی ہے۔ فیکٹریوں میں ویڈیو کیمرا ہے۔ وہ بھی بروقت نظر آتے ہیں۔ انہیں کیسٹ نہیں کیا جاتا ہے۔ اور حرمین شریفین کے پروگراموں کو بھی یہاں بروقت دیکھنے کی بات چل رہی ہے۔ ریلوں کے ذریعہ سے کیسٹ والی بات یہاں نہیں چل رہی ہے۔ بروقت پروگرام وجود میں آنے میں دونوں کا حال یکساں ہے۔ تو فیکٹریوں میں جو چلتا ہے۔ اس کو جائز کہتے ہیں، اور حرمین کے پرگرام کو علماء اب تک ناجائز کہتے ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔

☆ حرمین کے ویڈیو پروگرام کو ناجائز کہنے کی وجہ:۔

حرمین شریفین کے پروگرام، رمضان المبارک میں تراویح کا پروگرام، نمازیوں کو اور امام کو دیکھنے کی حالت میں امام حرم کے قرآن سننے، وہاں کے نمازیوں کو دیکھنے اور حج کا پرگرام، منیٰ کا پروگرام، صفا مروہ میں دوڑنے کا پروگرام طواف کا پروگرام وغیرہ وغیرہ، یہ سب پروگرام دنیا کے لوگ اسی ٹی وی اور اسی ٹیلی ویژن میں دیکھتے ہیں جس میں فاحش اور ناجائز اور حیا سوز پروگرام بھی دیکھا جاتا ہے۔ اور ٹی وی، ٹیلی ویژن رکھنے والے عام طور پر اتنے محتاط نہیں ہوتے ہیں، کہ ان کی ٹی وی اور ٹیلی ویژن میں حرمین شریفین کے پروگرام اور دیگر جائز پرگرام کے علاوہ کوئی ناجائز پرگرام قطعی طور پر نہ آسکتا ہو، لہٰذا اگر ان کو ان پروگراموں کو دیکھنے کی اجازت دی جائے اور وہ انہیں پروگراموں کو دیکھنے کے ارادے سے ٹیلی ویژن رکھیں تو وہ ناجائز پروگرام سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے، حدیث پاک میں آیا ہے۔ کہ بادشاہ کے ملک کی ایک سرحد ہوتی ہے۔ اور اللہ سب سے بڑے بادشاہ ہیں۔ اس کے احکام کی سرحد مشتبہ امور ہیں۔ لہٰذا جو شخص ایسے متردد فیہ اور مشتبہ پروگراموں کو دیکھنے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ اچانک حرام اور ناجائز پروگرام میں بھی مبتلا ہو جائے گا، اور اسے اس کا احساس بھی نہ ہو سکے گا۔ اس لئے حضرات علماء نے سد باب کے طور پر حرمین کے پرگراموں کو بھی ٹیلی ویژن میں دیکھنا ناجائز کہا

ہے،حدیث پاک ملاحظہ فرمائیے:۔"عن النعمان بن بشیر قال سمعته یقول سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول وأهوی النعمان باء صبعه اءلی أذنیه ان الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس فمن اتقیٰ اشبهات استبرألدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشك أن یرتع فیه ألا وان لکل ملك جمی ألا وان حمی اللّٰہ محارمه الا وان فی الجسد مضغة اذاصلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب۔" (مسلم شریف ۲۸/۲ بخاری شریف ۵۲/۱) ترجمہ:۔حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں۔کہ میں نے حضورﷺ سے فرماتے ہوئے سنا ہے۔بے شک اللہ نے حلال چیزوں کوواضح کرکے بیان فرمادیااوراسی طرح حرام کو بھی واضح کردیا ہے۔اوران دونوں کے مابین کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔جن کا حکم بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں۔لہٰذا جوشخص ان مشتبہ چیزوں سے بچے گا،وہ اپنے دین اورعزت کومحفوظ کرلے گا،اور جوشخص مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہوجائے گا،وہ رام میں مبتلا ہوجائے گا،جیسا کہ چرواہا چراگاہ کے کنارے پرچراتا ہے۔تو بہت ممکن ہے۔کہ چرانے لگے حدود کے باہر بھی اورآگاہ ہوجاؤ بے شک ہر بادشاہ کی حکومت کے لئے حدوداوردائرے ہیں۔خبردار ہوجاؤ بے شک اللہ کے احکام کے حدوداوردائرہ کی سرحد محارم ہیں۔آگاہ ہوجاؤ بے شک جسم کے اندرایک گوشت کاٹکڑا ہے۔جب وہ صحیح سالم رہے،توپوراجسم صحیح سالم رہتا ہے۔اورجب اس میں فسادوبگاڑآجائے تو پورے جسم میں فسادآجاتا ہے۔بے شک وہ قلب ہے۔

تو معلوم ہوا کہ شریعت میں بہت سی چیزوں کو برائیوں کا دروازہ بند کرنے کے لئے ناجائز قرار دیا جاتا ہے۔جن جن راستوں سے برائیوں کادروازہ کھل سکتا ہے ان تمام دروازوں کو پہلے ہی سے بند کردیا جاتا ہے۔اورفیکٹریوں اورکارخانوں میں جوویڈیوکیمرے اورٹی وی چلتی ہے۔ان کا دائرہ اور حدود صرف فیکٹریوں تک محدود ہوتی ہے،ان میں ان فیکٹریوں کے علاوہ کوئی دوسراپروگرام آہی نہیں سکتا کیوں کہ ان میں فرم اورفیکٹریوں کی ضرورت کے علاوہ دیگرناجائزاورفاحش پروگرام کے آنے کاامکان نہیں ہوتا ہے۔اس لئے علماء نے فیکٹریوں اورکارخانوں کے ویڈیوکیمرے کوجائزقراردیا ہے۔اورحرمین کے پروگراموں کوسدباب کی وجہ سے ناجائز کہا ہے۔

☆ویڈیوکیمرے اورویڈیوکیسٹ کافرق:۔

ویڈیوکا کام صرف کیچ کرنا ہوتا ہے۔اورجس حالت میں کیمرا کیچ کررہا ہوگا،اسی طرح میں اسی مجلس اوراسی اجتماع اوراسی پروگرام کواس کیمرے سے متعلق چینلوں کے ذریعہ سے ٹیلی ویژنوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔اوراگران ٹیلی ویژنوں میں ویڈیوکے ساتھ ساتھ کیسٹ بھی لگا ہوا ہے۔اوراس کیسٹ کے ذریعہ محفوظ کرلینا چاہے تو محفوظ کرلیا جاسکتا ہے۔اوراگرویڈیوکے ساتھ اس کی ریلوں کی کیسٹ کا بٹن نہیں دبایا گیا ہے،توپروگرام محفوظ نہیں ہوسکے گا،بلکہ جس وقت ویڈیوکیمرا اس کوکیچ کررہا ہوگا،اسی وقت اس کیمرا سے تعلق رکھنے والے ٹیلی ویژنوں میں پروگرام دیکھا جاسکتا ہے۔اورجب پروگرام ختم ہوجائے گا،پھرٹیلی ویژن میں نظرنہیں آئیگا،اورنہ بعد میں ان پروگراموں کودیکھا جاسکتا ہے۔تو معلوم ہوا کہ ویڈیوکیسٹ کاتعلق ٹیلی ویژن دیکھنے والوں سے ہے۔وہ چاہیں،تومحفوظ کرلیں اور

چاہیں تو غیر محفوظ چھوڑ دیں اور ویڈیو کیمرے کا کام صرف کیچ کرنا ہوتا ہے۔اور وہی کیچ شدہ چیز ٹیلی ویژن کے ڈبہ میں نظر آتا ہے۔اور کیسٹ کرنے کا کام علیحٰدہ سے ہوتا ہے۔جیسا کہ ٹیپ ریکارڈ میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ایک ریڈیو ہوتا ہے۔اور ایک ریکارڈنگ ہوتا ہے۔ریڈیو کے ذریعہ سے باہر کی خبریں سنی جاتی ہیں۔اگر انہیں ریکارڈنگ نہ کی جائیں تو وہ خبریں صرف اسی وقت سنی جاسکتی ہیں، بعد میں نہیں سنی جاسکتیں، لیکن اگر کیسٹوں میں ریکارڈنگ کرلی جائیں تو وہ خبریں دوبارہ بھی سنی جاسکتی ہیں۔

☆بغیر پائلٹ کے ہوائی جہاز:۔

اس وقت دنیا میں سائنس نے اتنا ترقی کرلیا ہے، کہ بغیر پائلٹ کے ہوائی جہاز چلنے لگا امریکہ نے افغانستان پر حملہ کرنے سے پہلے بغیر پائلٹ کے ہوائی جہاز کے ذریعہ سے افغانستان کے فوجی مقامات کا پتہ لگالیا اسی طرح عراق پر حملہ کرنے سے پہلے بغیر پائلٹ والے ہوائی جہاز کے ذریعہ سے عراق کے فوجی مورچوں اور فوجی مقامات اور اہم نشانات کا پتہ لگالیا جیسا کہ اس زمانہ کی نشریات کے ذریعہ سے دنیا کی خبروں میں اس کا چرچا ہوا ہے۔تو ظاہر بات ہے کہ جن ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے دوسرے ملکوں کے باریک اور خفیہ مقامات کا پتہ لگالیا جاتا ہے۔ان جہازوں میں نہایت ہائی پاور ویڈیو کیمرے اور انٹرنیٹ کیمرے لگے ہوں گے، اور ان کیمروں کے ذریعہ سے جہاں کے ٹی وی سے ان کیمروں کا تعلق ہے۔یا جس کنٹرول روم سے ان ہوائی جہازوں کے کیمرے کا تعلق ہے۔اس میں مکمل طور پر ان کیمروں سے کیچ کی ہوئی ہر چیز نظر آتی ہے۔اگر کوئی فوٹو گرافر اپنے عمدہ ترین فوٹو کیمرے کے ذریعہ سے فوٹو لے لے اس میں جو صاف ستھرے ہر چیز کی فوٹو آجاتی ہے۔اس سے کہیں زیادہ عمدہ اور صاف ستھرے انداز سے ان ہوائی جہازوں کے کیمرا کے ذریعہ سے ہر چیز کی تصویر اور نقل وحرکت ذرہ ذرہ کنٹرول روم کی ٹی وی میں نظر آتی ہے۔اب ان تمام تقریروں سے ہمیں ایک بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔کہ کیمروں کے ذریعہ سے جو فوٹو کھینچا جارہا ہے۔اور ہر چیز کی نقل وحرکت کیچ کی جارہی ہے۔وہ ٹیلی ویژن میں بعینہ نظر آتی ہے۔تو سوال یہ ہے۔کہ ویڈیو کیمرا جس چیز کو دیکھ کر کیچ کرتا ہے۔اس چیز کی تصویریں صورتیں اور نقل وحرکت ٹیلی ویژن میں جس وقت نظر آتی ہے۔اس وقت ٹیلی ویژن اس کی تصویر کھینچتا ہے۔یا ویڈیو کیمرا اس کی تصویر کھینچتا ہے۔ان دونوں میں فوٹو گرافر کون ہے۔تصویر کشی کون کر رہا ہے۔اس سلسلے میں ویڈیو کیمرا اور ٹیلی ویژن کی ٹکنالوجی سے تعلق رکھنے والوں سے معلوم ہوا کہ فوٹو گرافر ویڈیو کیمرا ہے۔ٹیلی ویژن نہیں ہے ٹیلی ویژن میں صرف ویڈیو کیمرا نے جس کو کیچ کرلیا ہے اسے برقی تاروں کے ذریعہ سے یا سرخ لائٹ کے ذریعہ سے ٹیلی ویژن اپنے پاس اس کی شعاعیں کھینچ لیتا ہے۔جو عکس کے طور پر ٹی وی اور ٹیلی ویژن کے ڈبے میں نظر آتی ہے۔

☆تصویر کی حقیقت اور ٹیلی ویژن میں تصویروں کا عکس:۔

سب سے پہلے یہ حقیقت جاننے کی ضرورت ہے۔کہ تصویر کی حقیقت کیا ہے۔تصویر کسے کہا جاتا ہے۔اور شریعت میں اس کی حرمت کیوں بیان کی گئی ہے:۔حقیقت یہ ہے۔کہ کفار ومشرکین اپنے بڑوں کی تصویر اور مجسمہ بنا کر ان کو محفوظ کرلیتے تھے پھر ان کا

احترام،عبادت کی حدتک کرنے لگتے تھے، پھر خدا کو بھول کرانہیں کو معبود بنالیا کرتے تھے۔اور ظاہر بات ہے۔کہ شریعت میں جس تصویر اور مجسمہ کی ممانعت کی گئی ہے۔وہ تصویر اور مجسمہ اپنی حقیقت پر اس وقت ثابت ہوسکتا ہے۔جب کہ دیوار یا لکڑی ، پلاسٹک یا کاغذ وغیرہ کسی شئ پر علیٰ صفۃ الدوام اور استقرار منقش ہو اور جو صورت اور تصویر علیٰ الدوام اور استقرار کسی شئ پر قائم اور منقش نہ ہو بلکہ ظاہر ہوکر فنا ہوتی رہتی ہو، وہ اس تصویر کی حقیقت کے دائرہ میں داخل نہیں ہوسکتی جس کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔اس لئے کہ جو چیز علیٰ صفۃ الدوام اور استقرار نہ ہو اور اپنی شکل پر قائم نہ رہے اس کی عبادت کیسے کی جاسکتی ہے۔کسی طرح ممکن نہیں ہے۔کہ اس کی عبادت کی جائے۔اس لئے تصویر کے تصویر ہونے کے لئے قائم اور ثابت رہنا لازم ہے۔اور اس طرح تصویر کی حقیقت ماہر علماء نے اس طرح کے الفاظ سے نقل فرمایا ہے۔

نمبر۱:۔''لأن الصورة المحرمة ما كانت منقوشة أو منحوتة بحيث يصبح لها صفة الا ستقرار علىٰ شئ وهى الصورة التى كان الكفار يستعملونها للعبادة'' (تکملہ فتح الملہم ۱۶۴/۴) ترجمہ:۔اس لئے کہ وہ تصویر جس کی حرمت بیان کی گئی ہے۔ایسی ہوتی ہے۔جو کسی شئ پر منقش ہو یا ممثل ہو اس طریقے سے کہ وہ نقشہ اس شئ کے اوپر دوام اور استقرار کے ساتھ متصف ہو اور یہی وہ تصویر ہے۔جس کو کفار و مشرکین عبادت کے لئے بنایا کرتے تھے۔

نمبر۲:۔اور ملا علی قاریؒ نے مشکوٰۃ کی شرح مرقات میں صاف الفاظ میں نقل فرمایا ہے۔کہ تصویر اس کو کہا جاتا ہے۔جو کسی دیوار یا چادر یا پردہ وغیرہ پر کسی ذی روح اور صورت حیوانی کے ساتھ متصف اور متصل ہو تو ظاہر بات ہے۔کہ دیوار اور چادر وغیرہ پر جو تصویر ہوتی ہے۔اس میں ثبات اور استقرار ہوا کرتا ہے۔ملا علی قاری کی عبارت ملاحظہ ہو:۔

''التصاوير جمع التصوير وهو فعل الصورة والمرادبه هنا ما يتصور مشبها بخلق الله من ذوات الروح مما يكون علىٰ حائط أو ستر كذا ذكره ابن الملك'' (مرقاۃ المفاتیح ۳۲۵/۸:اشرفیہ دیوبند) ترجمہ:۔''تصاویر:تصویر کی جمع ہے۔اور وہ تصویر کا بنانا ہے اور یہاں اس سے مراد اللہ کی پیدا کی ہوئی کسی جاندار مخلوق کی خلقت کے مشابہ ایسی تصویر ہے۔جو کسی دیوار یا پردہ پر قائم ہو۔'' تصویر کی حقیقت کے بارے میں امام نوویؒ نے مسلم شریف کی شرح میں تھوڑی سی اور وضاحت فرمائی ہے۔کہ تصویر کی دو قسمیں ہیں۔نمبر۱:۔وہ تصویر جس کے لئے سایہ ہو یعنی مجسمہ اور تمثال ہے۔جو باضابطہ طور پر سایہ میں بھی اس جاندار کی ھیئت نظر آتی ہو جیسا کہ ابھی حال ہی میں ہمارے مرادآباد میں دہلی روڈ پر چرن سنگھ کی مورتی رکھی گئی ہے۔اور نئی دہلی میں گاندھی جی کے ساتھ آزادی کا مطالبہ کرنے والے جو آزادی لینے کے لئے جاتے ہوئے شکل دکھائی گئی ہے۔اس میں گاندھی جی کی قیادت میں ہندو، مسلم، سکھ وغیرہ مختلف مذاہب کے لوگوں کی مورتیاں بنی ہوئی ہیں،اسی طرح مایاوتی نے جگہ جگہ ڈاکٹر امبیڈ کا مجسمہ کھڑا کردیا ہے۔یہ ہے۔سایہ دار تصویر۔

نمبر۲:۔وہ تصویر جو کسی شئ کے ساتھ ایسے متصل اور متصف ہو جائے کہ دیکھنے والے کو تو اچھی طرح نظر آجائے مگر اس تصویر کا اپنی ھیئت کے ساتھ سایہ نہیں بنتا ہے۔جیسا کہ دیوار پر تصویر، کپڑے پر تصویر، چادر اور پردے پر تصور وغیرہ وغیرہ چاہے ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا

کیمرے سے،تو پہلی کی تصویر کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے اور دوسری قسم کی تصویر کے حرمت میں بعض لوگوں نے اختلاف کی ہے۔جس کو جمہور نے قول باطل کہہ کر کے ٹھکرادیا ہے۔اسی سے بعض علماءعرب نے کیمرے کی تصویر کوحدیث تصویر سے خارج کیا ہے۔اس وجہ سے کیمرے کی تصویر کے معاملے میں حدیث شریف کی دلالت ظنی ہوگئی اس کی قطعیت باقی نہیں رہی بہرحال اس سے واضح ہوا کہ تصویر چاہے۔مجسمہ کی شکل ہو یا دیوار یا کاغذ وغیرہ پر ہاتھ سے منقش کر کے بنائی گئی ہو یا کیمرے کے ذریعہ سے نگیٹو تیار کر کے تصویر بنائی گئی ہو، ہرصورت میں موجودات خارجیہ میں سے کسی شیٔ کی ایسی صفت ہونالازم ہے۔جواس شیٔ کے ساتھ متصف اور مستقر ہو،امام نوویؒ کی عبارت کا مختصر ٹکڑا ملاحظہ فرمائیے:۔نمبر۳:۔’’وقال بعض السلف انما ينهى عما كان له ظل ً ولا بأس بالصور التي ليس لها ظل ً و هذا مذهب باطل فاء ن الستر الذى أنكر النبى صلى الله عليه وسلم الصورة فيه لا يشك أحد أنه مذموم ليس لصورته ظل ‘‘ (نووی علی المسلم ۱۹۹/۲ تفسیر روح المعانی سورہ سبا ۱۲/۳/۱۷ مطبوعہ:زکریا دیوبند) ترجمہ:۔اور بعض سلف نے کہا کہ حدیث تصویر میں ان مجسموں کی ممانعت ہے جن کے لئے اپنی ھیئت کے ساتھ سایہ کا وجود ہواور ایسی تصویر میں کوئی حرج نہیں ہے جو کسی شیٔ کے ساتھ متصل ہونے کی وجہ سے ان کے لئے سایہ نہ ہواور یہ مذہب اورقول باطل ہے۔اس لئے کہ وہ پردہ جس پر تصویر دیکھنے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا تھا۔اس کے بارے میں کسی کو اس بات میں کوئی شک نہیں پیدا ہوسکتا کہ بے شک وہ مذموم اور بری ہے۔حالانکہ اس پردے کی تصویر کا سایہ نہیں تھا۔نمبر۴:۔اس کو صاحب روح المعانی علامہ آلوسیؒ نے اس سے بھی واضح انداز سے نقل فرمایا ہے۔کہ ہمارے نزدیک تصویر کے لئے اس بات میں کوئی فرق نہیں ہے۔کہ وہ تصویر،مجسمہ اور مورتی کی شکل میں سایہ دار ہو یا سایہ دار نہ ہو۔جیسا کہ مثال کے طور پر منقش گھوڑا کی تصویر کسی کاغذ یا دیوار کے اوپر نظر آجائے صاحب روح المعانی کی عبارت ملاحظہ فرمائیے:۔’’لا فرق عند نا بين أن تكون الصورة ذات ظل وأن لاتكون كذالك كصورة الفرس المنقوشة على ’كاغذاً وجد ار مثلاًالخ ‘‘ترجمہ:۔’’ہمارے نزدیک اس بات میں کوئی فرق نہیں ہے کہ تصویر،مجسمہ اور مورتی کی شکل میں سایہ دار ہو یا ایسا سایہ دار نہ ہو جیسا کہ کسی کاغذ یا دیوار کے اوپر گھوڑے کی منقش تصویر‘‘ صاحب روح المعانی کی عبارت سے بھی واضح ہوا کہ تصویر ہونے کے لئے چاہے سایہ دار نہ ہو مگر کسی جامد چیز کے ساتھ متصف اور مستقر ہونالازم ہے۔نمبر۵:۔الموسوعۃ الفقھیہ میں شریعت کے ممنوع اور حرام تصویر کے بارے میں چند شرطیں لکھی ہیں۔ان میں سے پہلی شرط تصویر محرمہ کی حقیقت سے متعلق ہے۔اوراس کی حقیقت یہ ہے۔کہ انسان یا حیوان کی تصویر ہو کہ مجسمہ اور مواتی کی شکل میں اس کا سایہ بھی ہولہٰذا اگر مجسمہ کی شکل میں سایہ نہ ہو تو اس کا بنانا حرام نہیں ہے۔جیسا کہ دیوار یا کاغذ یا کسی نقش ونگار پر منقش تصویر ہوتی ہیں۔ہاں البتہ اسے مکروہ تو کہا جاسکتا ہے۔لیکن اس کے بنانے کو حرام نہیں کہا جاسکتا،تو اس سے بھی واضح ہوا کہ جس تصویر کا سایہ نہ ہو جس کو ہم تصویر اور فوٹو سے تعبیر کرتے ہیں۔اس کا کسی جامد چیز کے ساتھ متصل اور مستقر ہونالازم ہے۔مثلاً دیوار یا کاغذ یا کسی نقش ونگار کی شیٔ پر متصف ہو،عبارت ملاحظہ فرمائیے:۔’’والشـــرط الأوّل :أن تكون صورة الاءنسان أو الحيوان مما له ظل أي تكون تمثالا مجسداً فاء ن كانت مسطحة لم يحرم

عملها وذالك كالمنقوش فى جدار أوورق أوقماش بل يكون مكروها" (الموسوعة الفقهیہ ۱۲/۱۱۱) ترجمہ:۔"اور پہلی شرط یہ ہے کہ انسان یا حیوان کی ایسی صورت کا مجسمہ ہو جس کے لئے سایہ ہوتا ہے۔یعنی جسم والا حیوان کی شکل میں مجسمہ ہو، لہٰذا اگر کسی پر مسطح ہو تو اس کا بنانا حرام نہیں ہے۔جیسا کہ کسی دیوار یا ورق یا نقش ونگار کی پر منقش تصویر ہوتی ہے۔ہاں البتہ اس کا بنانا مکروہ ہوگا۔"

نمبر۶:۔اور اس کو علامہ بدر الدین عینیؒ نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں اس طرح کے الفاظ سے نقل فرمایا ہے۔"والصورة ماكان رقما أو تزويقا فى ثوب أو حائط" (عمدۃ القاری بیروت ۲۲/۷۰) ترجمہ:۔اور صورت وتصویر اس کو کہا جاتا ہے جو لائن اور لیکر دار ہو یا کسی کپڑے یا دیوار پر نقش ونگار کی شکل میں ہو، نمبر۷:۔اس کو صاحب عنایہ نے اس طرح کے الفاظ سے نقل فرمایا ہے۔"ومنهم من قال التمثال ما تصورة على الجدار والصورة ماتصور على الثوب وليس بواضح" (عنایہ مع فتح القدیر زکریا دیوبند ۱/۴۲۹) ترجمہ:۔کہ تمثال وہ ہے۔جو کسی دیوار پر ہوتا ہے، اور تصویر اسے کہا جاتا ہے۔جو کپڑے وغیر پر ہو اور ایسا واضح نہ ہو جس کے لئے سایہ ہوتا ہو۔حضرات محدثین اور فقہاء اور مفسرین کے مذکورہ تصریحات کے ذریعہ سے معلوم ہو گیا ہے۔کہ تصویر اسے کہا جاتا ہے جو کسی جامد کے اوپر مستقر ہو چاہے ہاتھ سے بنایا گیا ہو یا کیمرے سے نیگیٹو کے ذریعہ سے تیار کیا گیا ہو، ایسی نہ ہو کہ عکس اور سایہ کی طرح اپنی جگہ برقرار نہ ہو کہ ظاہر ہوتی رہے۔پھر زائل ہوتی رہے اس لئے کہ جو چیز اصل کے ساتھ ساتھ ظاہر ہوتی رہے۔اور پھر زائل ہوتی رہے۔اس کو تصویر نہیں کہتے ہیں۔بلکہ اس کو عکس یا سایہ کہا جاتا ہے۔

جامعہ المرکز الاسلامی

کا عظیم علمی، فقہی، تحقیقی شاہکار

مجموعہ مقالات دوسری بنوں فقہی کانفرنس

ترتیب وتدوین کے آخری مراحل میں، جس میں

بناولنٹ فنڈ، اجتہاد اور عصر حاضر، اعضاء کا انتقال اور پیوندکاری، گروپ انشورنس، اسلام کا قانون بین الممالک، ھبہ میں قبضہ کی شرعی حیثیت، گریجویٹی پوسٹ مارٹم فساد وعدم فساد صوم کا معیار، عصر حاضر کا چیلنج اور علماء کرام کی ذمہ داریاں، ہاؤس بلڈنگ کے قرضوں پر بحث اور اس کا حل، موجود معاشی مسائل کا حل فقہی مواد کی تشکیل جدید، تعزیر بالمال کی شرعی حیثیت، موجودہ انتخابات، سودی نظام کا اسلامی متبادل حل، بیع بالوفاء، اختلاف مطالع ورمضان وعیدین کی وحدت، انسانی حقوق، رسول اکرم ﷺ کی دعوت میں انسانی نفسیات کا لحاظ، قادیانی کفر کے کس قسم میں داخل ہیں، انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت، مجموعہ سود درہن، یہودی وعیسائی تنظیموں کی سرگرمیاں، حقوق نسواں کا شرعی تصور، احتساب وغیرہ جیسے اہم عنوانات پر تفصیلی مقالات شامل اشاعت ہیں۔جو کہ بڑی محنت اور کاوشوں سے کتابی صورت میں پیش کئے جارہے ہیں۔جلد ہی اپنی کاپی محفوظ فرمائیں۔

برائے رابطہ: دفتر جامعہ المرکز الاسلامی ڈاک خانہ خود صوبہ سرحد فون: 0928-331353 فیکس نمبر: 331355

ای میل: almarkazulislami@maktoob.c